احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ہفتہ 13 دسمبر 2008ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 13 دسمبر 2008ء 14 ذوالحج 1429 ہجری 13 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 281

کام کا سلیقہ اور حسن

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو باتیں ایسی ہیں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے یاد کی ہوئی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے (یعنی ہر کام عمدگی سے کرنے کا حکم دیا ہے) پس جب تم قتل کرو (یعنی بطور قصاص سزائے موت دینی پڑے) تو اس میں بھی احسان سے کام لو (اور اذیت دینے کی بجائے نرمی سے ایسا کرو) اور جب جانور ذبح کرو تو ذبح کرتے ہوئے بھی احسان سے کام لو۔ چاہئے کہ تم چھری تیز کرلو تا کہ اپنے جانور کو اذیت سے بچاؤ۔

(مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح حدیث نمبر :3615)

عید اور قربانی کے فلسفہ کو سمجھیں نیز حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں

حقیقی قربانی اس وقت ہوگی جب ہم تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں گے

حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی جذبات، خواہشات، مال، وقت اور عزت کی قربانی کا کامل نمونہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 9 دسمبر 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالاضحیٰ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 9 دسمبر 2008ء کو نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کیلئے بیت الفتوح لندن میں پاکستانی وقت کے مطابق 3 بجے سہ پہر تشریف لائے۔ نماز عید کے بعد حضور انور نے خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے پر براہ راست کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم عیدالاضحیٰ، قربانی کی عید یا بڑی عید منا رہے ہیں۔ عیدالفطر بھی قربانی کے بعد منائی جاتی ہے۔ جب خاص وقت خدا کی رضا کے لئے جائز کاموں سے اپنے آپ کو روکتے ہیں، خواہشوں کی قربانی کی جارہی ہوتی ہے، خدا سے دعائیں کرتے ہیں، وہ بھی دعا کرتے ہیں جو عام حالات میں نہیں کرتے۔ 10 سے 18 گھنٹے کی بھوک پیاس، نفس، جذبات اور خواہشات کی قربانی کے بعد عید مناتے ہیں۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ ایک تہوار منا رہے ہوتے ہیں عید نہیں کیونکہ قربانی کے فلسفہ کو سمجھنے کے بعد ہی حقیقی عید منائی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فطر ذاتی قربانی کی عید ہے اور اضحیٰ جماعتی یا قومی قربانی کی عید ہے۔ حقیقی عید وہی مناتے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کو سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ بکرے، گائے اور دنبہ کی قربانی سے دین کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ تو لوگ اپنی امارت کے اظہار کے لئے بھی کرتے ہیں، اگر کہا جائے کہ غریبوں کو گوشت دیا جاتا ہے تو کس قدر لوگ ہیں جو پھر بھی گوشت سے محروم ہیں۔ پاکستان، ہندوستان اور افریقہ میں اب بھی لوگ بھوک برداشت کرتے ہیں۔ ان قربانیوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کیا جائے اور غریبوں کی بھوک کا احساس پیدا کر کے ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ قربانی کے اس فلسفہ کو سمجھتے ہوئے حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ سے کام لیں، اپنے سے کم مالی حیثیت والوں کو یاد رکھیں ورنہ خدا کو اس گوشت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خون اور گوشت کوئی انقلاب نہیں لاسکتا جب تک تمام حقوق کی طرف توجہ نہ ہو۔ جماعت میں بھی بعض تحریکات ہیں صدقات کی مدات ہیں، تمام دنیا کے احمدیوں کو ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے ہر ایک کو اس کا احساس کرنا چاہئے۔ مینڈھا قربان کرنے سے یہ سبق دیا کہ ان تکالیف کو دور کرنے کا ذریعہ بنیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی جذبات، خواہشات، مال، وقت اور عزت کی قربانی کا کامل نمونہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس بے آب وگیاہ جنگل کو خدا تعالیٰ نے مرجع خواص بنا دیا اور وہ کامل انسان پیدا ہوا کہ تالیف قلب اور عبادتوں کا لازوال مثالی نمونہ قائم کر دیا۔ صدقہ وخیرات کی کوئی حد نہیں۔ تمام اعلیٰ اخلاق اور نیک صفات کا اسوہ بنا دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے امن کے قیام کیلئے ایسی عظیم الشان قربانی دی کہ آپؐ نے اپنے تمام جذبات مسل دیئے۔ عزت ووقار کو خدا کیلئے قربان کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معاہدہ جو بظاہر ذلت کا معاہدہ لگ رہا تھا وہ فتح مبین کی ضمانت ہوگیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ عید اس اسوہ پر چلنے کی یاد دلانے کیلئے ہے۔ جذبات کی قربانی، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے، مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے عہد کی تجدید کرنے کا وقت ہے۔ گزشتہ 120 سال سے جماعت نے قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس جذبہ کو کبھی کم نہیں ہونے دینا۔ آج یہی عہد کریں کہ اس لَو کو کبھی اپنے دلوں سے بجھنے نہ دیں گے نہ اپنی نسلوں کے دلوں سے بجھنے دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا قادیان کے جلسہ کی شرکت کیلئے میں انڈیا گیا تھا۔ انڈیا کے جنوبی حصہ میں تھا کہ واپسی کا بہت مشکل فیصلہ کرنا پڑا۔ مگر جماعت کے مفاد اور خدا کی رضا کو سمیٹنے کیلئے یہ فیصلہ کیا۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کے نتائج کامیابی کے نکالے۔ یہ قادیان والوں اور پاکستان والوں کی بہت بڑی قربانی ہے۔ میں آپ کے درد کو پہچانتا ہوں۔ لیکن اپنی آہیں، پکاریں اور تڑپیں خدا کے حضور پیش کریں کہ خدا جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور قادیان و ربوہ میں بھی جلسے ہوں اور خدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

آخر پر حضور انور نے قادیان، پاکستان اور تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارکباد پیش کی خدا تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے امن میں رکھے اور کھلی کھلی فتح کے نظارے دکھائے اور سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

مسابقت الی الخیرات کی برکات

تحریک جدید کیلئے مالی قربانیوں کے وعدے خلیفہ وقت کی آواز پر جماعت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں لیکن تحریک جدید کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس مہم کے مقدس بانی حضرت مصلح موعود نے اس ذمہ داری سے جلد از جلد عہدہ برآ ہونے کی تحریک فرمائی۔ اس ثواب میں جلد شریک ہونے کیلئے حضور نے اس سے تعلق رکھنے والی حکمتوں اور برکتوں کا بھی ذکر فرمایا۔ مثلاً ایک مرتبہ فرمایا۔

"یاد رکھو نیکی جتنی جلد کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔" (خطبات محمود جلد 16 صفحہ 754)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ دارالصناعہ

دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
3۔ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ جنرل الیکٹریشن
3۔ پلمبنگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 2/5/27 دارالعلوم وسطی ربوہ رفون نمبر 047-6002033 سے رابطہ کریں۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کرلیں۔

(نگران دارالصناعہ)

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بھارت

بیت الہادی دہلی میں ورود مسعود، پُرجوش اور والہانہ استقبال اور ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22 نومبر 2008ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 21 نومبر 2008ء کے خطبہ جمعہ میں قادیان کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"قادیان کے جلسہ کے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھے۔ مستقل دعائیں کرتے رہیں اور جو قادیان میں رہنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرور سے محفوظ رکھے۔ ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آسکتے تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بیشمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اس کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 نومبر 2008ء کو احباب جماعت کو اپنے سفر قادیان کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور اگلے روز 22 نومبر 2008ء کو آنے والا دن وہ انتہائی مبارک اور تاریخی دن تھا جس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر پر روانہ ہونا تھا۔

اس غیر معمولی اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں اور برکتوں کے حامل سفر اور صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی جلسہ سالانہ قادیان میں بنفس نفیس شمولیت کے لئے روانہ ہونا تھا جس کی تیاری ہندوستان اور دنیا بھر کی جماعتیں گزشتہ کئی سالوں سے کر رہی تھیں اور ہر مرد و عورت، چھوٹا بڑا ان مبارک دنوں کی انتظار میں تھا۔ سال قبل ہی بعض لوگوں نے ان دنوں کے لئے اپنی رخصتیں حاصل کر لی تھیں اور بہتوں نے اپنے سفری انتظامات مکمل کر رکھے تھے۔

بیت الفضل لندن سے روانگی کی گھڑیاں قریب آرہی تھیں۔ لندن اور یو۔کے کے مختلف شہروں سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کرنے کے لئے صبح گیارہ بجے سے ہی بیت الفضل لندن میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے بارہ بجے بیت الفضل لندن تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بیت کے اندرونی حصہ کے علاوہ محمود ہال، نصرت ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور خواتین کے حصہ کی طرف جا کر اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کو السلام علیکم کہا اور پھر احباب کی طرف تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا اور غیر معمولی لمبی دعا کروائی اور روانگی کے لئے اپنی کار میں تشریف فرما ہوئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہونے والے احباب وخواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کو دعاؤں سے رخصت کیا۔ فی امان اللہ، خدا حافظ و ناصر کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ احباب اتنے زیادہ تھے کہ بیت کے بیرونی صحن کے علاوہ باہر والی سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے۔

قریباً پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انٹرنیشنل ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے ٹرمینل نمبر 5 پر پہنچے۔ جہاں برٹش ایئرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے گئیں اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔

کچھ دیر لاؤنج میں قیام کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز میں سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئیں۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA 257 تین بجکر پچاس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے دہلی (Delhi) انڈیا کے لئے روانہ ہوئی۔

دہلی میں آمد

ساڑھے سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 23 نومبر بروز اتوار ہندوستان کے مقامی وقت کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور کا طیارہ دہلی (انڈیا) کے انٹرنیشنل اندرا گاندھی ایئرپورٹ پر اترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ہندوستان کی سرزمین پر پڑے۔

جہاز کے دروازہ کے پاس حکومت ہند کی طرف سے اعلیٰ افسران کے علاوہ جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے مکرم صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ، مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، مکرم ناظر صاحب امور عامہ، مکرم محمد نسیم خان صاحب نائب ناظر امور عامہ نے حضور انور کا استقبال کیا اور مکرم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور کا استقبال کرنے والے تمام احباب حضور انور کو اپنے ساتھ سرمونیل لاؤنج (Ceremonial Lounge) لے کر آئے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان حضرات سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ چائے وغیرہ بھی پیش کی گئی۔

امیگریشن کی کارروائی سرمونیل لاؤنج میں ہی مکمل کی گئی۔ دو افسران خاص اس غرض کے لئے VIP لاؤنج میں آئے اور کارروائی مکمل کی۔

لاؤنج میں درج ذیل جماعتی نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔

1۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید۔
2۔ مکرم برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر و اشاعت۔
3۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان۔
4۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔
5۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت۔ 6۔ مکرم قائمقام افسر صاحب جلسہ سالانہ قادیان۔ 7۔ مکرم خلیل احمد صاحب مع اہلیہ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ

اسی طرح جماعت سے عقیدت رکھنے والے بہت سے غیر احباب نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

Ceremonial لاؤنج میں قیام کے دوران نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاؤنج میں ہی نماز فجر پڑھائی۔ سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سرمونیل لاؤنج سے پولیس افسران کی سیکیورٹی میں ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ایئرپورٹ سے باہر جماعت احمدیہ دہلی کے ممبران مرد و خواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مرد احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایئرپورٹ سے پولیس کے Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ احمدیہ بیت الہادی دہلی کے لئے روانہ ہوا۔ سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ بیت دہلی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت دہلی مرد و خواتین، بچوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ احباب نے پُرشوکت انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے، بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے اور بچیوں نے استقبالیہ گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

بیت الہادی اور دہلی مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا اور بیرونی گیٹ پر محرابی دروازہ بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف اھلاً و سھلاً و مرحبا اور دوسری طرف انی معک یا مسرور کے الفاظ درج تھے۔ بیت الہادی اور یہ ساری عمارت بجلی کے رنگ برنگے قمقموں اور روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ دہلی کا یہ مشن ہاؤس دو منازل پر مشتمل ہے۔ اوپر کی منزل میں رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس ہے جبکہ نچلی منزل میں دفاتر ہیں اور لائبریری ہے۔ یہ مشن ہاؤس بیت الہادی کے ساتھ ملحق ہے۔ بیت الہادی بھی دومنزلہ ہے۔ اس کا نچلا ہال مردوں کے لئے مخصوص ہے جبکہ اوپر والا ہال خواتین کے لئے ہے۔ یہ بیت اپنے خوبصورت میناروں کے ساتھ ہر گزرنے والے کو کچھ فاصلہ سے نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔

جماعت دہلی کی یہ خوبصورت بیت اور مشن ہاؤس دہلی کے علاقہ تغلق آباد میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مغلیہ حکمران غیاث الدین تغلق کے نام سے موسوم ہے۔ اسی علاقہ میں غیاث الدین کا مزار، مقبرہ اور قلعہ بھی ہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہادی میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی انچارج دہلی مکرم سید کلیم الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ سب احباب دہلی کے ہیں یا باہر سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ دہلی کے بھی ہیں اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں

(باقی صفحہ 16 پر)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

1908ء میں وفات پانے والے چند رفقاء حضرت مسیح موعود

1908ء کا سال جماعت احمدیہ کے لیے اس لحاظ سے حزن کا سال تھا کہ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس رجوع فرما ہوئے، اس عظیم صدمہ کے علاوہ جماعت احمدیہ کے بعض دیگر بزرگان بھی اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئے جن میں سے بعض کا ذکر خیر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری

دُبلا پتلا جسم، گورا رنگ، درمیانہ قد، سر پر عمامہ۔ یہ حلیہ تھا لاہور کے ایک مخلص وجود حضرت مولوی غلام حسین صاحب کا جو پہلے گمٹی مسجد کے امام اور متولی تھے، آپ نے 1891ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کو 1891ء کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ مطالعہ کتب آپ کی ذات کا خاصہ تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

’’مولوی صاحب مرحوم ایک بڑے عالم اور نیک انسان تھے، حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور مولوی صاحب گویا کتابوں کے کیڑے تھے۔ حافظہ زبردست تھا، ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین کے سامنے آپ ایک صفحے پر نظر ڈالتے اور اسے اُلٹ دیتے پھر دوسرے پر نظر ڈالتے اور اسے چھوڑ دیتے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے انھیں اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ مولوی صاحب آپ کتاب پڑھیں تو سہی! وہ کہنے لگے مجھ سے کوئی بات پوچھ لیں! حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پوچھنے پر آپ نے کتاب کا مضمون بتا دیا۔‘‘

کتابوں کے شوق میں ہی کلکتہ گئے اور وہاں سے بیمار ہوکر واپس تشریف لائے تھے کہ یکم فروری 1908ء کو بعمر تقریباً 66 سال لاہور میں وفات پائی، جنازہ قادیان لایا گیا تو معتمدین نے اعتراض کیا کہ آپ چونکہ موصی نہیں ہیں لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین نہیں ہوسکتی! حضرت اقدس مسیح موعود کو جب علم ہوا تو حضور نے فرمایا ان کی وصیت کی کیا ضرورت ہے؟ وہ تو مجسم وصیت ہیں! آپ کا جنازہ حضرت اقدس نے پڑھایا اور ارشاد کے مطابق بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

(تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر صاحب صفحہ 85 تا 90)

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب بنوڑی

حضرت محمد امیر خان صاحب ولد چوہر خان صاحب بنوڑ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے مریدوں میں سے تھے اور حضرت صوفی صاحب سے ایک خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت صوفی صاحب 1885ء میں جب حضرت مسیح موعود سے اجازت لے کر حج پر تشریف لے گئے تو حضرت امیر خان صاحب کو بھی ان کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل ہوئی، حضرت صوفی صاحب نے میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود کا دعائیہ مکتوب بلند آواز سے پڑھا اور اپنے مریدوں سے کہا کہ تم سے آمین کہتے جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 3)

حضرت صوفی صاحب کا مرید ہونے کے علاوہ ان کے بیٹے حضرت پیر منظور محمد صاحب یکے از 313 آپ کے بہنوئی لگتے تھے کیونکہ آپ ان کی بیوی کے رشتہ میں بھائی تھے۔

1892ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کپورتھلہ تشریف لے گئے اس موقع پر حضرت امیر خان صاحب نے حاضر ہوکر حضور کی بیعت کی آپ کے ساتھ آپ کے ایک اور دوست حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی یکے از 313، جو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے سفر حج میں بھی ساتھ تھے، نے بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت کا اندراج موجود ہے:

21 فروری 1892ء محمد امیر خان ولد چوہر خان ساکن بنور ریاست پٹیالہ بمقام کپورتھلہ مقیم سہارنپور

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب ایک نیک سیرت اور دیندار انسان تھے، احمدیت سے پہلے آپ کا حضرت صوفی احمد جان صاحب کے حلقہ ارادتمندوں میں رہنا آپ کی دینی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اس اخلاص میں اتنا ترقی کرنا کہ اپنے مرشد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کرنا غرض یہ کہ آپ تقویٰ اور روحانیت کے ایک عجب رنگ میں رنگین تھے اور دوسروں کے لیے ایک عمدہ نمونہ تھے آپ کی اس تقویٰ پسند زندگی نے علاقے کے لوگوں پر ایک عمدہ اثر چھوڑا تھا پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے بعد اس روحانی رنگ میں مزید نکھار پیدا ہوا۔ حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب (وفات 10 اکتوبر 1954ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے فرماتے ہیں:۔

حاجی امیر محمد صاحب کا مجھے نیاز حاصل ہوا وہ ایک نیک سیرت بزرگ تھے اور اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں، ان کی خدا ترسی اور نیک اخلاق نے میرے دل کو موہ لیا اور ان کے نیک نمونے نے مجھے (دین حق) کی کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کیا ان کی وساطت سے غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، اکسیر ہدایت اور احیاء العلوم وغیرہ کتابیں دیکھیں۔ (دین حق) سے محبت تو پہلے سے ہی تھی اب میں علی الاعلان ہندو دھرم چھوڑ کر.....ہوگیا۔

(رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 70)

1897ء میں حضور نے اپنی تصنیف لطیف ’’انجام آتھم‘‘ میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست شائع فرمائی جس میں آپ کا نام اس طرح درج ہے:

106۔ حاجی محمد امیر خان صاحب سہارنپور

اسی طرح حضور نے ایک اشتہار میں مخالفین کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچائی گئی خلاف واقعہ اطلاعات کی تردید فرماتے ہوئے اپنے خاندان اور سلسلہ کے صحیح حالات بیان فرمائے چنانچہ 24 فروری 1894ء کو دیے گئے اس اشتہار میں بطور نمونہ اپنی جماعت کے 316 احباب کے نام درج فرمائے ہیں جس میں حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب کا نام بھی 243 نمبر پر موجود ہے آپ کے نام کے ساتھ مہتمم گاڑی شکرم سہارنپور لکھا ہے۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 356)

حضرت حاجی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی 5 جنوری 1908ء کو وفات پائی وفات کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی، آپ کی وفات پر اخبار الحکم میں یہ اعلان شائع ہوا:

منشی محمد امیر خان جوراجپورہ کی ایجنسی میں ملازم تھے اور حضرت کے ایک مخلص خادم تھے، بیمار ہوکر دارالامان میں آگئے تھے 5 جنوری 1908ء کو انتقال کر گئے....مرحوم ایک رشید، کم گو احمدی تھا، الحکم جب سے جاری ہوا ہے اسی دن سے وہ اس کے خریدار تھے۔ مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔ مرحوم نے ایک لڑکی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج کو ترقی دے اور ان کی بیوہ اور بچوں پر اپنا فضل کرے آمین۔

(الحکم 6 جنوری 1908ء صفحہ 10 کالم 2)

جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن حضور نے ایک کشف دیکھا، حضور فرماتے ہیں:۔

5 جنوری 1908ء مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر 5 یا 6 یا 7 کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر 6 کا عدد لکھ دیا ہے۔

(الحکم 22 جنوری 1908ء صفحہ 10 کالم 3)

آپ کی بیوہ سے مراد حضرت اصغری بیگم صاحبہ بنت حضرت محمد اکبر خان صاحب ساکن سنور ہیں جو بعد میں حضرت راجہ مدد خان صاحب کے عقد میں آئیں۔ خدا کے مامور کا کشف میں آپ کے گھر والوں کو دیکھنا آپ کے لیے ایک سعادت ہے اسی لیے حضور کا یہ ارشاد اخبار میں ’’خدا تعالیٰ کی تازہ وحی‘‘ کے تحت چھپا ہے اور ہمیشہ کے لیے حضرت حاجی میر خان صاحب کا تذکرہ ’’تذکرہ‘‘ میں محفوظ ہوگیا ہے۔

حضرت اصغری بیگم صاحبہ 1890ء میں پیدا ہوئیں بچپن ہی سے حضرت اقدس کے گھر میں پلی بڑھیں، 8 جنوری 1978ء کو بعمر 88 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر

آپ اصل میں ساہووال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور سٹیشن ماسٹر تھے، اس ملازمت کے لیے آپ زیادہ تر ضلع جہلم اور راولپنڈی کے مختلف علاقوں میں متعین رہے جب مردان میں ریلوے کا آغاز ہوا تو آپ اس کے سب سے پہلے سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے، اس علاقہ میں آپ کے نیک نمونہ اور دعوت الی اللہ کی بدولت متعدد لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(ماہنامہ خالد مارچ 1962ء صفحہ 21۔ رفقاء احمد جلد دہم)

بیعت سے پہلے آپ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مریدوں میں سے تھے۔ بیعت کے بعد حضور کے جاں نثار رفقاء میں سے ثابت ہوئے، مہینوں رخصت لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے۔ حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم میں درج کردہ اپنے تین صد تیرہ رفقاء میں آپ کا نام 208 نمبر پر رقم فرمایا ہے۔

آخری عمر میں آپ بیمار ہوگئے اور قادیان حاضر ہوئے، حضرت اقدس ان دنوں لاہور (اپریل، مئی 1908ء) تشریف لے گئے لیکن آپ کی خبر گیری کا پورا خیال رکھا اور قادیان میں موجود حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو آپ کے علاج معالجہ کی تاکید فرمائی، چنانچہ حضور حضرت ڈاکٹر صاحب کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

’’اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہ دین صاحب کو دیکھ لیا کریں اور مناسب تجویز کریں۔ میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں، وہ بڑے مخلص ہیں ان کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔‘‘

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:

’’بابو شاہ دین صاحب کی تعہد اور خبر گیری سے آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ ان کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا، وہ آپ کو ملا۔ امید کہ آپ ہر روز خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں گے اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 426)

یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور آپ نے حضور کی وفات سے ایک یوم قبل 25 مئی 1908ء کو بعمر تقریباً 38 سال قادیان میں ہی وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

حضرت پیر محمد رمضان صاحب آف گولیکی ضلع گجرات

ضلع گجرات کا گاؤں گولیکی رفقاء احمد کے حوالے سے جماعت میں معروف ہے، حضرت پیر محمد رمضان صاحب بھی مخلص بزرگان میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی ایک پیشگوئی ''پچیس دن۔ یا یہ کہ پچیس دن تک'' کے شہاب ثاقب کے گرنے کی شکل میں پورا ہونے کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی پچاس سے زائد افراد کی گواہیاں بھی درج فرمائی ہیں جہاں دسویں نمبر پر آپ کی گواہی ''آتشی انگار سے 31 مارچ والی پیشگوئی پوری ہوئی۔'' بھی درج ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 528)

سلسلہ احمدیہ کی مشہور و معروف بزرگ خاتون حضرت استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب آپ ہی کی بیٹی تھیں۔ پیر صاحب نے 22 اپریل 1908ء کو وفات پائی۔ آپ کے ایک بیٹے حضرت قاضی رشید احمد ارشد صاحب گولیکی کی روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 میں درج ہیں۔

حضرت حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے آپ اصل میں شاہجہانپور کے رہنے والے تھے بیعت کے بعد قادیان میں آگئے۔ حضور نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی ایک پیشگوئی ''سخت زلزلہ آیا۔ اور آج بارش بھی ہوگی۔ خوش آمدی نیک آمدی۔'' کے قبل از وقت سننے کے گواہان میں آپ کا نام بھی درج فرمایا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 491)

آپ نے 29 فروری 1908ء کو بعمر تقریباً 78 سال قادیان میں وفات پائی، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری جو یہاں قریباً دس سال سے مقیم تھے، وفات پاگئے، اچھے صالح بزرگ تھے مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔ (اخبار بدر 5 مارچ 1908ء صفحہ 2 کالم 3)

حضرت میاں احمد جی صاحب ضلع ہزارہ

حضرت میاں احمد جی صاحب ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے، حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کے لیے قادیان حاضر ہوئے، بیعت کے بعد آپ ابھی قادیان میں ہی قیام پذیر تھے کہ موت کا بلاوا آ گیا اور آپ نے 12 جنوری 1908ء کو بعمر تقریباً 60 سال وفات پائی، موصی نہ تھے لیکن حضرت اقدس نے ازراہ شفقت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت میاں صلاح محمد صاحب

آپ دراصل ریاست جموں کے رہنے والے تھے، بیعت کے بعد ہجرت کر کے قادیان آگئے اور بیت مبارک میں بطور خادم بیت خدمت سرانجام دی تا آنکہ 16 اکتوبر 1908ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 1 میں دفن ہوئے۔

حضرت شیخ علی محمد صاحب آف دھرم کوٹ رندھاوا

آپ ککے زئی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور بدوملہی میں پٹواری تھے، آپ نے پہلے تحریری بیعت کی پھر 1906ء میں دستی بیعت کا شرف پایا۔ آپ نے 4 جنوری 1908ء کو مختصر علالت کے بعد تقریباً 42 سال کی عمر میں وفات پائی اور بدوملہی میں ہی دفن ہوئے۔ (تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر سوداگرمل صاحب صفحہ 322)

حضرت محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی

مؤلف قاعدہ یسرنا القرآن حضرت پیر منظور محمد صاحب کی اہلیہ اپنے خاوند کی طرح نیک سیرت اور پارسا وجود تھیں اور ان کے ساتھ ہی ہجرت کر کے قادیان آگئی تھیں۔ آخری عمر میں آپ مرض سل سے بیمار ہوگئیں، آپ کی بیماری کے متعلق حضرت مسیح موعود کو بعض الہام بھی ہوئے جس کا ذکر ''تذکرہ'' میں محفوظ ہے، بعض الہامات درج ذیل ہیں:

1۔ بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے۔
2۔ ماتم کدہ
3۔ اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔
4۔ دوبارہ زندگی
5۔ منسوخ شدہ زندگی

ان کے علاوہ بعض عربی الہامات بھی ہوئے، اپریل 1908ء میں یہ الہامات ہوئے اس دوران آپ کی طبیعت کچھ سنبھلی لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ مورخہ 9/ اکتوبر 1908ء کو آپ وفات پاگئیں اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں، ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''....یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہ یہی حالت تھی، آخر وہی ہوا جو.... مولیٰ فرما چکا ہے، وہ یہ کہ ماتم کدہ یعنی یہ بیمار فوت ہوجائے گا پھر چونکہ سل کا مرض ایک متعدی مرض ہے اس لئے بشارت کے لئے فرمایا کہ اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں تا کہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف سے نہ گذریں اور حسب الہام اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا بلکہ 'دوبارہ زندگی' عطا ہوئی گو زندگی منسوخ شدہ تھی۔ (بدر 15 اکتوبر 1908ء صفحہ 1، 2)

آپ کی اولاد میں دو بیٹیاں تھیں:۔

1۔ اُمّ داؤد حضرت صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب
2۔ حضرت حامدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سردار کرم داد خان صاحب

حضرت امۃ الرحیم صاحبہ زوجہ حضرت میر مہدی حسین صاحب

حضرت امۃ الرحیم صاحبہ بھی سلسلہ احمدیہ کے ایک عظیم گوہر اور خادم مسیح موعود حضرت میر مہدی حسین صاحب کی اہلیہ تھیں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی قبولیت دعا کا نشان اور باتوں کے علاوہ اپنی ذات میں بھی دیکھا تھا جس کا ذکر خود حضور نے اپنے قلم مبارک سے اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں اپنے نشاناتِ صداقت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''169۔ نشان۔ جب ہم بہار کی موسم میں 1905ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا کہ خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ اس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں اُن کی بیوی سخت بیمار ہوگئی وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو منہ اور دونوں پیروں اور تمام بدن پر تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی پھر بعد وضع حمل جو باغ میں ہوا اس کی حالت بہت نازک ہوگئی اور آثار نومیدی ظاہر ہوگئے اور میں اس کے لیے دعا کرتا رہا آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی اس امر کے گواہ اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب، مولوی محمد علی صاحب ایم اے، مفتی محمد صادق صاحب اور خود مہدی حسین صاحب اور تمام وہ دوست ہیں جو میرے ساتھ باغ میں تھے دعا کے بعد دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام منجانب اللہ جاری ہوا تو اچھی تو نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اب تو اچھی ہوجائے گی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 378، 379)

حضرت میر مہدی حسین صاحب خود حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل اپنی بیوی کی معجزانہ شفایابی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''میری بیوی ایک دفعہ بیمار ہوگئی میں نے حضور سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ شربت بزوری بنالو میں بوجہ غربت نہ بنا سکا، اگلے روز میں نے پھر رقعہ لکھا تو حضور باہر تشریف لائے فرمایا شربت بنالیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور دعا فرمائیں آپ نے فرمایا کہ نسخہ کو چھوڑ دو میں دعا کروں گا، آپ نے دعا فرمائی میری بیوی اچھی ہوگئی۔''

(الحکم 14 جون 1935ء صفحہ 5 کالم 2)

حضرت امۃ الرحیم صاحبہ نے 12 نومبر 1908ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت امتیاز النساء بیگم صاحبہ والدہ حضرت حافظ سید تصور حسین صاحب آف بریلی

بھارت کے مشہور شہر بریلی میں جن خوش قسمت احباب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ان میں ایک نام حضرت حافظ سید تصور حسین صاحب (وفات 12 اپریل 1927ء) کا بھی ہے اس سعادت میں آپ کی والدہ حضرت امتیاز النساء بیگم صاحبہ زوجہ علی حسین صاحب بھی شامل تھیں۔ بریلی میں جماعت کی شدید مخالفت کی وجہ سے یہ سارا خاندان ہجرت کر کے قادیان آگیا اور خدمتِ حضرت اقدس میں رہنے کی توفیق پائی۔ حضرت امتیاز النساء صاحبہ ابتدائی موصیان میں سے تھیں، آپ نے 12 اکتوبر 1908ء کو بعمر 62 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

حضرت فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم اے

حضرت فاطمہ بیگم صاحبہ گورداسپور کی رہنے والی تھیں۔ آپ کی شادی مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہور کے ساتھ ہوئی، یہ رشتہ حضرت مسیح موعود نے کروایا تھا۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ ابتدائی موصیان میں سے تھیں، آپ کا وصیت نمبر 70 ہے۔ آپ نے 20 نومبر 1908 کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ خبر وفات دیتے ہوئے اخبار بدر نے لکھا:

محترمہ غلام فاطمہ 20 نومبر 1908ء بروز جمعہ کی شب کے آخری حصہ میں اس دارفانی کو چھوڑ گئیں۔ مرحومہ کی عمر وقتِ وفات قریب 24 سال ہوگی۔ اور شادی ہوئے قریب 8 سال گذرے تھے۔ اس عرصہ میں جس ہمدردی اور غمگساری اور محبت کے ساتھ وہ اپنے خاوند کے رنج و راحت میں شریک حال رہی ...... مرحومہ کو مساکین اور غرباء کی امداد کا خاص جوش تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ اس کے بطن سے ایک چھوٹی لڑکی رقیہ نام عمر دو سال ان کی یادگار باقی ہے......

(بدر 3 دسمبر 1908ء صفحہ 2 کالم 2،3)

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

وقف جدید دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کا عظیم الشان ذریعہ

مکرم لقمان احمد شاد صاحب

بعثت مسیح موعود کے لئے برصغیر کی سرزمین کا انتخاب اور دین حق کی اشاعت و تعلیم و تربیت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے تحریک وقف جدید کا قیام ایک خاص تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1987ء میں فرمایا کہ:

''وقف جدید کی تحریک کو آپ بالکل معمولی اور عام تحریک نہ سمجھیں اس کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ ایک گہرا واسطہ ہے۔''

(خطبات وقف جدید صفحہ 333)

اس لحاظ سے ہندوستان میں دعوت الی اللہ اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اسی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود اشتہار 26 مئی 1892ء میں فرماتے ہیں:۔

''اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین (حق) کے لیے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔ تا حجت (دین حق) روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔''

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410)

آئندہ آنے والی اس بنیادی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے 1915ء میں فرمایا:۔

''وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت نہ پائی ہوگی۔ اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا اس لئے اس وقت بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی۔ اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہوگی کہ ایک شخص لاہور میں ایک امرتسر میں بیٹھا سنائے اور لوگوں کو دین سے واقف کرے۔ اور احکام شرع پر چلائے تا کہ تمام جماعت صحیح عقائد پر قائم رہے اور تفرقہ سے بچے۔''

(انوار خلافت۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 168,167)

چنانچہ جب یہ ضرورت شدت اختیار کر گئی اور رشد و اصلاح کے اس عظیم مشن نے حضرت مسیح موعود کی خواہش کی تکمیل کا تقاضا کیا تو حضرت مصلح موعود نے القائے الٰہی کے ماتحت 1957ء میں وقف جدید کی عظیم الشان تحریک جاری فرمائی۔

تحریک وقف جدید کی بنیادی اغراض

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو اس تحریک کے آغاز سے ہی وقف جدید سے وابستہ ہوگئے اس تحریک کے مقاصد عالیہ بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1985ء میں فرماتے ہیں:۔

''یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی تھی۔ پہلی غرض کا تعلق دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت سے تھا۔ پہلی بات یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے اس لئے وہاں خصوصاً نئی نسلوں میں تربیت کی کمزوری کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد جو لوگ جوان تھے وہ بھی کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کے مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہوگئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے بشدت یہ محسوس کیا کہ جب تک ایسی کوئی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصتاً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک ہم دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق بے فکر نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ حضور نے اس تحریک یعنی تحریک وقف جدید کا آغاز فرمایا۔ حضور نے اولین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا حضور ان دنوں بیمار تھے لیکن بیماری کے باوجود ذہن ہر وقت (دین حق) کی ترقیات کے متعلق سوچتا رہتا تھا۔ ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو یہی دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں خاص طور پر (دعوت الی اللہ) کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ تو بہرحال پہلا مقصد دیہاتی تربیت کا تھا اور دوسرا مقصد پاکستان میں بسنے والے ہندوؤں کو...... بنانا تھا''۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 287)

وقف کرنے والے نوجوانوں کا معیار

اس تحریک کے اجراء سے حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو اپنی زندگیاں وقف جدید کے ذریعے وقف کرنے کی تحریک فرمائی اور وقف کرنے والے احمدی نوجوانوں کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ 9 جولائی 1957ء میں فرمایا۔

''چنانچہ مَیں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ...... کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے، اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ (خطبات وقف جدید صفحہ 3)

رشد و اصلاح کے لئے ایک مہا جال پھیلانے کی ضرورت

حضرت مصلح موعود اس وقف کی تفصیلات اور طریقۂ کار کی وضاحت کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 3 جنوری 1958ء میں فرماتے ہیں:۔

''میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں وہ انھیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہا جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آجاتی ہیں ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔...... پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوسکتے''۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 12-11)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا پیغام

حضرت مصلح موعود اس تحریک کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے فرماتے ہیں

''یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں مَیں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کردے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا''۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 21)

خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 30 دسمبر 1966ء میں فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کردیا ہے۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 139)

ایک معلم کے اوصاف

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 3 نومبر 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

''میں نے پہلے بھی متعدد بار تحریک کی ہے اور اب بھی تحریک کرتا ہوں کہ وقفِ جدید کو معلم بھی دیں ایسے معلم جو واقعہ میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ان کا ٹھکانا نہیں، چلو وقفِ جدید میں جا کے معلم بن جائیں۔ سمجھدار، دعا کرنے والے، خدا اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے، حضرت مسیحِ موعود نے جو تفسیر قرآن بیان کی ہے اس سے دلی لگاؤ رکھنے والے، اسے پڑھنے والے، یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے۔ جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں اس کے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے۔ اپنا وقت اس کو دیں، اپنا مال اس کو دیں، اپنی زندگی اس کو دیں دنیا کی کسی بہبود کے لئے یا آخرت کی کسی بہبود کے لئے۔ جب ہم قرآنِ کریم اس کو سکھا

رہے ہوتے ہیں، جب ہم نبی کریم ﷺ کے ارشاد اس کے سامنے رکھ رہے ہوتے ہیں یا ہم اس کی خاطر اس کا کوئی دنیوی کام کرانے کے لئے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہر دو صورتیں جو ہیں وہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ ہمارے دل میں خدمت خلق کا جذبہ ہے۔ اگر خدمت خلق کا جذبہ نہ ہو نہ دینی لحاظ سے نہ دنیوی لحاظ سے تو ہم اس کی خدمت کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس ہمیں ایسے بے نفس خدمت گزار معلم چاہئیں'۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 958ء)

خلافت رابعہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کے فیضان کو پھیلانے کے لئے اس کو عالمگیر کرنے کا اعلان فرمایا۔ آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء میں فرماتے ہیں:۔

''میں اس سال وقف جدید کی مالی تحریک کو پاکستان اور ہندوستان میں محدود رکھنے کی بجائے ساری دنیا پر وسیع کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 297)

پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 6 جنوری 1995ء میں فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید کی جو تحریک ہے یہ وقف جدید بیرون جب سے شروع ہوئی ہے اگرچہ اس آمد میں سے بہت حد تک انہی علاقوں میں خرچ ہوا ہے جن علاقوں کی خاطر یہ تحریک قائم کی گئی تھی یعنی پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش لیکن حضرت مصلح موعود کی ایک رؤیا نظر سے گزری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہوگا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہوگا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو بھی شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔ پس اس لحاظ سے اس سال مَیں نے مال کو ہدایت کر دی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بد حالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آرہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ ہم انشاء اللہ اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو (دین حق) کے آخری غلبے کے لئے ضروری ہیں''۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 458)

تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء میں فرماتے ہیں:۔

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہرحال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔ آئندہ سالوں میں انشاء اللہ واقفین نو بھی میدان عمل میں آجائیں گے لیکن جوان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے''۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 605)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مرحوم

ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی

مکرم و محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب 9؍اکتوبر 2008ء کو داغ مفارقت دے گئے مرحوم کا ذکر خیر خود امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 10؍اکتوبر 2008ء میں بڑے پیارے الفاظ میں فرمایا ہے۔ جب ان کی بیت مبارک ربوہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی مرزا خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی تو اتنا ہجوم تھا کہ بیت باہر صحن تک بھر گئی تھی انہوں نے جس رنگ میں اللہ کے دین کی بھرپور خدمت کی اور نہایت سادگی اور قناعت اور صبر اور ایثار سے زندگی گزاری وہ یقیناً بہت مبارک زندگی ہے۔

محترم مولانا صاحب سے اس عاجز کا بھی ایک گوناں تعلق تھا کئی بار راز داری میں انہیں بعض مسائل کے لئے دعا کی درخواست کی اور انہوں نے پورے خلوص کے ساتھ دعاؤں سے مدد کی۔ اللہ انہیں اس کا اجر عظیم بخشے۔

مولانا کئی امتیازی خوبیوں کے مالک تھے کبھی اپنے مقام کے لحاظ سے اس امر کا انتظار نہیں کیا کہ یہ عاجز خود جا کر ان کو سلام کرے گا بلکہ خود بڑھ کر عموماً پہل کرتے۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بڑی محبت سے علیک سلیک کرتے اور حال احوال پوچھتے۔

میرے والد صاحب کو جانتے تھے اور جب میرے والد صاحب کی 10 جنوری 1993ء کو وفات ہوئی تو فجی میں الفضل میں پڑھ کر نہایت ہمدردانہ اور محبت بھرا خط لکھا جو کہ عاجز نے اب تک سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا 1974ء میں خاکسار سرگودھا کا مربی تھا۔ اس دوران مشکل وقت میں کئی دفعہ بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا اور ان کے گھر جانے اور مل بیٹھنے کا اتفاق ہوتا رہا۔ مربیان کی بہت عزت کرتے تھے۔

خاکسار نے اپنے والد مرحوم کا منظوم کلام (جتنا مل سکا) خلافت رابعہ کے آخری دنوں میں شائع کروایا اور اس کا نام ''جذبات دل'' رکھا اور ایک کاپی مولانا کو بھی بھجوائی جواباً ان کا جو خط آیا وہ یہ ہے۔

''حضرت ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب (بسمل) کا کلام مل گیا ہے۔ 71ء سے 75ء تک خاکسار ضلع سرگودھا کا مربی تھا۔ 74ء میں بھیرہ والوں کے لئے بڑے کٹھن دن تھے لیکن سب نے ہی ان بزرگوں کی دعاؤں اور راہنمائی اور نیک نمونہ سے استقامت دکھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی اولاد سے ہر ایک ان کے لئے صدقہ جاریہ کا باعث ہو''۔

خاکسار کے بڑے بھائی پروفیسر محمد عبداللطیف شاہد ایم اے کو بھی اپنی بیگم صاحبہ سمیت چودہ سال گھانا میں نصرت جہاں منصوبہ کے تحت خدمت کا موقع ملا۔ ان کا بھی مولانا سے بڑا تعلق تھا۔ چنانچہ اسی تعلق کی وجہ سے چند بار ہمارے غریب خانہ پر ربوہ بھی تشریف لائے۔

مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا نصیر احمد قمر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا لندن میں پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کا موقع ملا۔ حضور نے ہی انہیں انٹرنیشنل الفضل لندن کا چیف ایڈیٹر اور ایڈیشنل وکیل الاشاعت تحریک جدید لندن مقرر فرمایا تھا۔ ان سے بھی لندن کئی بار ملاقات ہوتی رہی اور ان کے والد بزرگوار کا ذکر ہوتا رہتا۔ اس مرتبہ کہنے لگے کہ میرا بھی آپ کے والد صاحب سے تعلق تھا کیونکہ جب میرے والد صاحب کچھ عرصہ جامعہ میں پڑھانے پر لگے تو اس وقت وہ بھی وہاں تدریس پر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس دور کی حضرت خلیفہ ثالث کے ساتھ ایک یادگار تصویر بھی خاکسار نے ان کو بھجوائی جس کی رسیدگی کی اطلاع انہوں نے زبانی اپنے والد صاحب کی وفات کے موقع پر آ کر دی۔

مرحوم نے اپنی پہلی اہلیہ کی وفات کے بعد نکاح ثانی بھیرہ کی پراچہ فیملی میں کیا آپ کے خسر محترم شیخ فضل کریم صاحب پراچہ ایڈووکیٹ (علیگ) تھے۔ خاکسار نے اپنے بچپن میں انہیں بھیرہ میں دیکھا ہے۔ بڑے متقی، پرہیزگار، بااصول اور بہت مخلص احمدی تھے، اہل قلم بھی تھے۔ ان کی ایک کتاب ''اسلامی اصول حفظان صحت'' چھپی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کے 1944ء کے جلسہ ہائے اعلان مصلح موعود میں حفاظتی ڈیوٹی دینے کا شرف رکھتے تھے اور بتاتے تھے کہ کس طرح اینٹوں سے وار ہوتے تھے اور وہ اور دوسرے اس زمانے کے خدام بڑی سرعت سے کرکٹ کی بال کی طرح اسے کیچ کر لیتے تھے تاکہ خلیفہ ثانی تک اینٹ نہ پہنچے۔ ایک بار بہشتی مقبرہ میں مولانا کو خاکسار نے ان کے مرحوم خسر کی کتاب کا بتایا۔ کہنے لگے انہیں اس کا پہلے علم نہیں تھا بلکہ بڑے ممنون ہوئے کہ انہیں ایک اچھی خبر دی ہے۔ مولانا کو قرآن کریم سے بہت عشق تھا ایک مرتبہ خاکسار کا بڑا بیٹا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل تھا۔ وہ بھی سرجیکل وارڈ میں کسی عزیز کی تیمار داری کے لئے آتے تھے۔ جب بھی انہیں دیکھا وہاں بھی قرآن کریم کھول کر پڑھ رہے ہوتے۔ ایک دوبار ان کو دفتر میں بھی قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہوئے پایا۔ چند بار بیت اقصیٰ ربوہ میں انہیں خطبات جمعہ دینے اور جمعہ کی نماز پڑھانے کی بھی سعادت نصیب ہوئی میرپور آزاد کشمیر کے ساتھ منگلا ڈیم کی جھیل کے کنارے ان کے خاندان کے اکثر لوگ آباد ہیں اس آبادی کا نام میرا ابھڑ کا ہے۔ یہ خاندان مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے تھے مکرم محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کے نقش قدم پر چل کر یہاں کے کئی نوجوانوں نے زندگی وقف کی اور جامعہ سے تعلیم حاصل کر کے پاکستان اور پاکستان سے باہر خدمت دین پر مامور ہیں۔ یہ اعزاز بھی مولانا بشیر احمد قمر صاحب کو جاتا ہے۔

جو انسان اس دنیا میں آتا ہے وہ کامیاب یا ناکام زندگی گزار کر بالآخر اس دنیا سے گزر جاتا ہے لیکن جو بھرپور زندگی خدمت دین میں رہ کر مولانا بشیر احمد قمر صاحب نے گزاری وہ نہ صرف انتہائی کامیاب قرار دی جا سکتی ہے بلکہ قابل رشک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ اپنے قرب میں ان کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کی اولاد اور جملہ متعلقین کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

☆......☆......☆

پہلا عجائب گھر

دنیا کا پہلا میوزیم (عجائب گھر) 280 قبل مسیح میں بطلیموس نے اسکندریہ (مصر) میں قائم کیا تھا۔ میوزیم یونانی زبان کے لفظ (Mouseon) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ''گائے کی دیوی کا مندر'' یا ''مطالعے کی جگہ''۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 91767 میں اسد شاہد میاں

ولد شاہد مسعود میاں قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد شاہد میاں۔ گواہ شد نمبر 1 آفتاب احمد ولد محمد خاں۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ولد محمد خاں

مسل نمبر 91768 میں احمد شاہد میاں

ولد شاہد مسعود میاں قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد شاہد میاں۔ گواہ شد نمبر 1 آفتاب احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 91769 میں طلعت محمود بھٹی

بنت نصراللہ بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/2000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طلعت محمود بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 نصراللہ بھٹی والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ولد محمد خاں

مسل نمبر 91770 میں طیبہ ظفر ورک

زوجہ ظفر احمد ورک قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زیور مالیتی -/210000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ ظفر ورک۔ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد شائق۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91771 میں محمد جاوید اقبال

ولد چوہدری محمد دین قوم جٹ وینس پیشہ ٹیکسی بزنس عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان اندازاً -/370000 ڈالر جو بینک قرض سے لیا گیا ہے (2) 10 مرلہ مکان واقع دارالنصر ربوہ اندازاً مالیتی 40 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر + -/5000 روپے ماہوار بصورت بزنس + پنشن پاکستان مل رہے ہیں۔ اور بطور کرایہ مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد جاوید اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان صالح ولد صالح محمد

مسل نمبر 91772 میں انس جاوید وینس

ولد محمد جاوید اقبال قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم پارٹ ٹائم جاب عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انس جاوید وینس۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد

مسل نمبر 91773 میں ناصر جاوید وینس

ولد محمد جاوید اقبال قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم + پارٹ ٹائم جاب عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر جاوید وینس۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد

مسل نمبر 91774 میں فائزہ کوکب ورک

زوجہ وقاص ظہور ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$10000 (2) طلائی زیور 40 تولے اندازاً مالیتی -/800000 روپے (3) زرعی اراضی 5/ ایکڑ واقع بیدادا پور ورکاں ضلع شیخوپورہ اندازاً مالیتی -/15 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2200 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ کوکب ورک۔ گواہ شد نمبر 1 کوکب ریاض ورک گواہ شد نمبر 2 وقاص ظہور ورک خاوند موصیہ

مسل نمبر 91775 میں مبارک احمد

ولد محمد دین (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ...... عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد گواہ شد نمبر 2 شیراز احمد ولد مبارک احمد

مسل نمبر 91776 میں سعید احمد اعوان

ولد منظور حسین اعوان قوم اعوان پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی اندازاً -/390000 ڈالر جس پر بینک قرض -/375000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ٹیکسی بزنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سعید احمد اعوان۔ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد شیخ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91777 میں محمد خان باجوہ

ولد محمد اشرف باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/325000 ڈالر جو بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد خان باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک ولد محمد مالک ورک۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد ولد نذر خاں (مرحوم)

مسل نمبر 91778 میں وسیم احمد بھٹی

ولد شریف احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/350000 ڈالر جس پر بینک قرض -/150000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وسیم احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد مولوی اللہ دتہ مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان صالح ولد صالح محمد

مسل نمبر 91779 میں مدثر احمد ضیاء

ولد چوہدری رحمت خاں قوم گجر پیشہ ٹیکسی بزنس عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/450000 ڈالر (2) 20 مرلہ مکان واقع کھاریاں اندازاً مالیتی 20 لاکھ روپے (3) 10/ ایکڑ اراضی واقع کھاریاں اندازاً مالیتی -/40 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیو مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدثر احمد ضیاء۔ گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد تاج ولد تاج دین (مرحوم) گواہ شد نمبر 2 نبیل احمد ورک ولد محمد مالک ورک

مسل نمبر 91780 میں رانا امراؤ رشید

ولد رانا خالد رشید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا امراؤ رشید۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91781 میں خواجہ محمد احمد

ولد خواجہ محمد عبداللہ قوم خواجہ پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 38 سال بیعت

پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/340000 ڈالر جو بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیور مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خواجہ محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر ولد مبشر خالد

مسل نمبر 91782 میں شازیہ احمد خواجہ

زوجہ خواجہ محمد احمد قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/25000 روپے (2) طلائی زیور 25 تولے اندازاً مالیتی -/487000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ احمد خواجہ۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب احمد مبشر ولد مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91783 میں نداء الفتح چوہدری

بنت چوہدری خالد محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نداء الفتح۔ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد مولوی اللہ دتہ مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان صالح ولد صالح محمد

مسل نمبر 91784 میں ساجد محمود چوہدری

ولد خالد محمود چوہدری قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ساجد محمود چوہدری۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد

مسل نمبر 91785 میں کلیم احمد

ولد میاں لطیف احمد (مرحوم) قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کلیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر

مسل نمبر 91786 میں مزمل احمد بھٹی

ولد شفاء اللہ بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/350000 ڈالر جس پر بینک قرض -/140000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مزمل احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر ولد مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91787 میں منہاج الدین شافع

ولد مصباح الدین صدیقی قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/300000 ڈالر جس پر بینک قرض -/250000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منہاج الدین شافع۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر

مسل نمبر 91788 میں وحید احمد

ولد رفیق احمد قوم جٹ گورایہ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وحید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر ولد مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91789 میں رانا عبدالحنان

ولد رانا سلیم احمد قوم راجپوت پیشہ ٹیکسی بزنس عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/395000 ڈالر جس پر بینک قرض -/345000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت بزنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا عبدالحنان۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر 2 اظہر حلیم چوہدری

مسل نمبر 91790 میں رضوانہ نصیر

زوجہ رانا عبدالحنان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 30 تولے اندازاً مالیتی -/950000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضوانہ نصیر گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب احمد مبشر

مسل نمبر 91791 میں ارشاد اختر

بیوہ عبدالغفار (مرحوم) قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ساڑھے سات تولے اندازاً مالیتی -/150000 روپے (2) 18 مرلہ مکان واقع چک سکندر مالیتی 15 لاکھ روپے کا 1/8 حصہ (3) ایک کنال اراضی مالیتی اندازاً -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 ڈالر + -/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ارشاد اختر۔ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد ولد عبدالغفار (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد

مسل نمبر 91792 میں عذرا بیگم

زوجہ منیر احمد قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے (2) طلائی زیور 8 تولے مالیتی اندازاً -/156000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عذرا بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان قادر باجوہ ولد چوہدری غلام باری باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 91793 میں عدیلہ منیر

بنت منیر احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم / پارٹ ٹائم جاب عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/19500 روپے (2) مکان برقبہ 1218 مربع فٹ جو بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عدیلہ منیر۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان قادر باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 91794 میں رشید احمد

ولد مولوی اللہ دتہ مبشر قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دس مرلہ مکان واقع ناصر آباد ربوہ اندازاً مالیتی -/40 لاکھ روپے (2) دس مرلہ پلاٹ واقع نصیر آباد ربوہ اندازاً مالیتی 20 لاکھ روپے (3) 6 کنال زرعی اراضی واقع ضلع سیالکوٹ اندازاً مالیتی 10 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رشید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 لبیب مبشر ولد مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91795 میں حماد احمد چوہدری

ولد مشہود احمد چوہدری قوم جٹ پیشہ طالب علم / پارٹ ٹائم جاب عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حماد احمد چوہدری۔ گواہ شد نمبر 1 نبیل احمد ورک ولد محمد مالک ورک۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد ولد نذر خاں (مرحوم)

مسل نمبر 91796 میں مبارک احمد گورایہ

ولد سعید احمد گورایہ قوم جٹ گورایہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبارک احمد گورایہ۔ گواہ شدنمبر1 مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد۔ گواہ شدنمبر2 لبیب مبشر ولد مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91797 میں رائے محمد جمیل

ولد رائے محمد انور قوم کھرل پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان کا 1/2 حصہ یہ مکان بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت ٹیکسی بزنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رائے محمد جمیل۔ گواہ شدنمبر1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شدنمبر2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91798 میں قمر الزمان بیگ

ولد محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان کینیڈا جو بینک قرض سے لیا گیا ہے (2) 7 مرلہ رہائشی مکان واقع جوہر ٹاؤن لاہور کا 1/2 حصہ مکان اندازاً مالیتی 40 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمر الزمان بیگ۔ گواہ شدنمبر1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر2 لبیب مبشر

مسل نمبر 91799 میں Zohaib Ahmad

ولد محمود احمد راجپوت قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zohaib Ahmad۔ گواہ شدنمبر1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شدنمبر2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 91800 میں کاشف محمود

ولد محمد اسلم اختر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع کینیڈا جو بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کاشف محمود۔ گواہ شدنمبر1 نبیل احمد ورک ولد محمد مالک ورک۔ گواہ شدنمبر2 اظہر حلیم چوہدری ولد بشیر احمد سرویا

مسل نمبر 91801 میں

Alhassan Kwa Annan Junior

ولد Abdullah Nkrumah قوم ...... پیشہ ٹیلرنگ عمر 46 سال بیعت 1962ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Awa Annan Jnr۔ گواہ شدنمبر1 Jbrahim Twaiah۔ گواہ شدنمبر2 Mustapha Yamoah

مسل نمبر 91802 میں

Alhassan Attah Esseku

ولد Opanyin Abdullah Kobena قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 49 سال بیعت 1959ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ۔ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Attah Esseku۔ گواہ شدنمبر1 Ahmad Ewusi۔ گواہ شدنمبر2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91803 میں

Sadia Naa Aku Hoffman

زوجہ Alhassan A.Esseku قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sadia Naa Aku Hoffman۔ گواہ شدنمبر1 Arif Tahir Essel۔ گواہ شدنمبر2 Alhassan Attah Esseku

مسل نمبر 91804 میں

Abdur Rasheed Arkorful

ولد Opanyin Kojo Kakrah قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 63 سال بیعت 1965ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Rasheed۔ گواہ شدنمبر1 Alhassan Kwaanah۔ گواہ شدنمبر2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91805 میں

Adisa Abena Mansah

زوجہ Alhassan Yamaoh قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 38 سال بیعت 1978ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Abena Mansah۔ گواہ شدنمبر1 Abdur Rahman Nayyar۔ گواہ شدنمبر2 Mustapha Yamoah

مسل نمبر 91806 میں

Hajirah Buabeng

بنت Alhaji Yaqub Buabeng قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 55 سال بیعت 1953ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hajirah Bubabeng۔ گواہ شدنمبر1 Ahmad Ewusi۔ گواہ شدنمبر2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91807 میں

Abdur Razaq Baah

ولد Kweku Baah قوم ...... پیشہ Minning عمر 48 سال بیعت 1997ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت Minning مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Razaq Baah۔ گواہ شدنمبر1 Abdur Rahman Nayyar۔ گواہ شدنمبر2 Mustapha Yamoah

مسل نمبر 91808 میں

Adam Kwesi Inkoom

ولد Mohammad Kojo Inkoom قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 68 سال بیعت 1940ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adam Kwesi Inkoom۔ گواہ شدنمبر1 Abdur Rahman۔ گواہ شدنمبر2 Ahmed Ewusi

مسل نمبر 91809 میں Ahmad Ewusi

ولد Kasim Ewusi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت 1956ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ahmad Ewusi۔ گواہ شدنمبر1 Adam Kwesi Inkoom۔ گواہ شدنمبر2 Abdur Rahman

مسل نمبر 91810 میں

Muhammad Abeiku

ولد Ibrahim Wadie قوم ...... پیشہ Vulganizing عمر 38 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80.00 غانین کرنسی ماہوار بصورت Vulganizer مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Abeiku۔ گواہ شدنمبر1 Abdur Rahman Nayyar۔ گواہ شدنمبر2 Mustapha Yamoah

مسل نمبر 91811 میں

Abdul Hakeem Amfo

ولد Musah Arthur قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hakeem Amfo گواہ شد نمبر 1 Abdur Rahman Nayyar۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Wahab Adam

مسل نمبر 91812 میں

Mohammad Nayyar

ولد Abdul Rahman Nayyar قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammmad Nayyar۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Rahman Nayyar۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91813 میں

Yacub Yaw Donkor

ولد Kobena Agyei قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yacub Yaw Donkor۔ گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Arthur۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Hakeem Amfo

مسل نمبر 91814 میں

Haleema Abdullah

زوجہ Abdullah Amoah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Haleema Abdullah۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmad Ewusi۔ گواہ شد نمبر 2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91815 میں Hawa Odoom

زوجہ Mohammad Odoom قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 70 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/3 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 Mohammad Odoom۔ گواہ شد نمبر 2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91816 میں

Abdul Majid Boabeng

ولد Yaqub Boabeng قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Majid Boabeng گواہ شد نمبر 1 Abdur Rahman Nayyar۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Yamoah

مسل نمبر 91817 میں Hajirah Keelson

بنت Benjamin Keelson قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hajira Keelson۔ گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Abdullah Snr۔ گواہ شد نمبر 2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91818 میں

Fatima Dankwaah

زوجہ Hussain Kakra قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/20 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatima Dankwaah گواہ شد نمبر 1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91819 میں

Ammatu Shakoor Usman

بنت Usman Bin Adam قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ammatu Shakoor Usman۔ گواہ شد نمبر 1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91820 میں Sophia Nyame

بنت Fareed Nyame قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sophia Nyame۔ گواہ شد نمبر 1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91821 میں

Zakaruyyah Addaei

ولد Ibrahim Owomoh قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/32 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zakaruyyah Addaei گواہ شد نمبر 1 Abubakar Hyarko۔ گواہ شد نمبر 2 Yunus Hyarko

مسل نمبر 91822 میں Sara Adam

بنت Adam Asante قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 4.7 ایکڑ Cocoa Form اس وقت مجھے مبلغ -/4.8 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/525 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sara Adam۔ گواہ شد نمبر 1 Hussain Adam۔ گواہ شد نمبر 2 Muhammad Hussain

مسل نمبر 91823 میں Nusurat Malik

زوجہ Malik Mensah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت 1992ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/20 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nusurat Malik۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 حمیداللہ

مسل نمبر 91824 میں Zakaria Baidoo

ولد Kwame Takyir قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت 1982ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 25 ایکڑ زرعی زمین مالیتی -/600000 غانین کرنسی (2) رہائشی مکان مالیتی -/8000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zakaria Kwame۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 حمیداللہ

مسل نمبر 91825 میں

Ibrahim Antobam

ولد Kwame Antobam قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 51 سال بیعت 1956ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں

تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Antobam۔ گواہ شد نمبر1 Kassim Ahmed۔ گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن نیر

مسل نمبر 91826 میں Issaka Adda

ولد Mr.Adda قوم ...... پیشہ ریٹائرڈ عمر 63 سال بیعت 1972ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان مالیتی -/3000 غانین کرنسی کا 1/2 حصہ (میاں بیوی کا مشترکہ حصہ)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 غانین کرنسی ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Assaka Adda۔ گواہ شد نمبر1 M.S.Ndewura۔ گواہ شد نمبر2 مولوی فہیم احمد

مسل نمبر 91827 میں Mariam

زوجہ Awudu Musa قوم ...... پیشہ ملازمت عمر ...... سال بیعت 1975ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد کار مالیتی -/800 غانین کرنسی (2) مشترکہ رہائشی مکان مالیتی -/5000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/429 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/120 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mariam Awudu۔ گواہ شد نمبر1 M.S Ndewura۔ گواہ شد نمبر2 فہیم احمد

مسل نمبر 91828 میں Nasir K Duah

ولد Ibrahim Oduro قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nasir K Duah۔ گواہ شد نمبر1 Talib Aycub۔ گواہ شد نمبر2 Hakeem Baidoo

مسل نمبر 91829 میں Issah Agyei

ولد Op Kofi Oppong قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت 1954ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issah Agyei۔ گواہ شد نمبر1 Talib Yacoob۔ گواہ شد نمبر2 Hakeem Baidoo

مسل نمبر 91830 میں Kyereme Sadat Anwar

ولد Ibrahim Oduro قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kyereme Sadat Anwar۔ گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 91831 میں Zubeiru Abdul Wahab

ولد Abdul Wahab قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zuberia A Wahab۔ گواہ شد نمبر1 Talib Yacoob۔ گواہ شد نمبر2 Hakeem Baidoo

مسل نمبر 91832 میں Mustapha Bin Usman

ولد Usman Ben Adam قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mustapha Bin Usman۔ گواہ شد نمبر1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91833 میں Sakina Ekua Addai

بیوہ Late Abubakar K Nyame قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 83 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sakina Ekua Addai۔ گواہ شد نمبر1 Abdur Johnston۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91834 میں Jennat Owsu

زوجہ Appiah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Jennat Owusu۔ گواہ شد نمبر1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91835 میں Suleman Bowda

ولد Yaqub Nkansah قوم ...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/111.4 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Suleman Bowda۔ گواہ شد نمبر1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91836 میں Amina Ekua Otutua

زوجہ Late Kojo Odoom قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 82 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Ekua Otutua۔ گواہ شد نمبر1 Abdullah Johnston۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91837 میں Amina Owusu Otoo

زوجہ Rafiq Otoo قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/5 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/55.87 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Owusu Otoo۔ گواہ شد نمبر1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91838 میں Ismail Gomah

ولد Gomah قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 60 سال بیعت 1966ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/15000 غانین کرنسی (2) 1 عدد کار مالیتی -/1800 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismail Gomah۔ گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 91839 میں Jibraeel Kwame Ampong

ولد Musah Kofi Ampong قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jibraeel Kwame Ampong۔ گواہ شد نمبر1 Fareed Amangu۔ گواہ شد نمبر2 Alhassan Kojo۔ Hakeem Annan

مسل نمبر 91840 میں Kofi Saeed

ولد Kofi Amo Ishaque قوم ...... پیشہ ٹیلرنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Kofi Saeed۔گواہ شد نمبر1 Malik Hammond۔گواہ شد نمبر2 Abonyi Usman Kojo

مسل نمبر 91841 میں Sam Saeed

ولد Saeed Adam قوم...... پیشہ کارپینٹر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت کارپینٹر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Sam Saeed۔گواہ شد نمبر1 Malik Hammond۔گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 91842 میں

Onoma B.Lateef

ولد Onoma Lateef قوم...... پیشہ Mason عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت Mason مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Onoma Bin Lateef۔گواہ شد نمبر1 Asamoah Adam۔گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 91843 میں

Hajira Amba Donkoh

بنت Saeed Kweku قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Hajirah Amba Donkoh۔گواہ شد نمبر1 Abdur Rahman Nayyar۔گواہ شد نمبر2 Abdul Malik Ahmad

مسل نمبر 91844 میں

Aisha Esi Nyame

بنت Issah Yaw Mensah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Asiha Esi Nyame۔گواہ شد نمبر1 Malik Bin Ahmed۔گواہ شد نمبر2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر 91845 میں Ayesha Yusuf

بنت Yusuf Bin Ishaque قوم...... پیشہ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-08-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/900000 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayseha Yusuf۔گواہ شد نمبر1 عبدالرحمٰن نیر۔گواہ شد نمبر2 محمد بن سعید

مسل نمبر 91846 میں

Aisha Yaa Akyerefua

بنت Salih Yaw Egyir قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayesha Yaw Akyerefua۔گواہ شد نمبر1 Abdul Malik Ahmed۔گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن نیّر

مسل نمبر 91847 میں

Ayesha Yaa Yantah

بنت Yaqub Appau قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayesha Yaa Yantah۔گواہ شد نمبر1 Alhassan Bin Issah۔گواہ شد نمبر2 Abdul Malik Ahmed

مسل نمبر 91848 میں

Saeed Nyamekye Anderson

ولد Ahmed Saeed Anderson قوم...... پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/160 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Saeed Nyamke Anderson۔گواہ شد نمبر1 Iddrisu Muhammed گواہ شد نمبر2 Ibrahim Acquah

مسل نمبر 91849 میں Adam Quanyoo

ولد Kobena Mensah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Adam Quanyoo۔گواہ شد نمبر1 Ahmed Fosu۔گواہ شد نمبر2 Ismail Ibrahim

مسل نمبر 91850 میں

Abbas Mustapha Krampah

ولد Ibrahim Krampah قوم...... پیشہ ٹیچر عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/125 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Abass Mustapha۔گواہ شد نمبر1 Sadique Abubakar۔گواہ شد نمبر2 Ismail Ibrahim

مسل نمبر 91851 میں

Mariam Ismaeel

زوجہ Ismaeel Ibrahim قوم...... پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Mariam Ismail۔گواہ شد نمبر1 Ahmed Fosu۔گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن نیر

مسل نمبر 91852 میں

Ayesha Ama Kyerewah

زوجہ Ahmad Fosu قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 38 سال بیعت 1980ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayesha Ama Kyerewah۔گواہ شد نمبر1 Isamil Ibrahim۔گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن نیّر

مسل نمبر 91853 میں Hajira Efua

زوجہ Ibrahim Essendoh قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Hajira A. Efua۔گواہ شد نمبر1 عبدالرحمٰن نیّر۔گواہ شد نمبر2 Ahmed Fosu

مسل نمبر 91854 میں Ahmed Fosu

Kofi Eku قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ahmed Fosu۔گواہ شد نمبر1 Ismaeel Ibrahim۔گواہ شد نمبر2 Adam Quaynoo

مسل نمبر 91855 میں

Abubakar Krampah

ولد Usman Kojo Krampah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 39 سال بیعت 1983ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/90 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر

انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Abubakar Krampah گواہ شد نمبر1Sadique Abubakar۔گواہ شد نمبر2 Abass Mustapha Krampah

مسل نمبر91856 میں

Dawood Kwesi Ennu

ولد Abdullah Kwame Ninkyi قوم...... پیشہ فارمنگ عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/190 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dawood Kwesi Ennu۔گواہ شد نمبر1 Ibrahim Krampah۔گواہ شد نمبر2 Ishaque Antwi

مسل نمبر91857 میں Ibrahim Krampah

ولد Muhammad Krampah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Ibrahim Krampah۔گواہ شد نمبر1 Dawood Kwesi Ennu۔گواہ شد نمبر2 Abdul Malik Krampah

مسل نمبر91858 میں

Ishqaue Kweku Antwi

ولد Yaqub Kwesi Saah قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Ishaque Kweku Antwi گواہ شد نمبر1 Dawood Kwesi Ennu۔گواہ شد نمبر2 Abdul Malik Krampah

مسل نمبر91859 میں عامر محمود

ولد محمد سلیم خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر محمود۔ گواہ شد نمبر1 نبیل احمد ورک گواہ شد نمبر2 نجیب مبشر

مسل نمبر91860 میں فہمیدہ غفور

زوجہ مبارک احمد عاصم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/190000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فہمیدہ غفور۔ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد عاصم۔ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر91861 میں مدیحہ احسان

زوجہ احسان الٰہی ملک قوم...... پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدیحہ احسان گواہ شد نمبر1 محمد اقبال بٹ۔ گواہ شد نمبر2 احسان الٰہی ملک

مسل نمبر91862 میں عبدالشکور

ولد عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا ہے مالیتی -/C$330000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالشکور۔ گواہ شد نمبر1 مدثر محمود کاہلوں۔ گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر91863 میں خدیجہ ناصر

زوجہ عطاء الرحمٰن ناصر قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے -/6323 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خدیجہ ناصر۔ گواہ شد نمبر1 غلام مصطفیٰ خان۔ گواہ شد نمبر2 محمد نصراللہ

مسل نمبر91864 میں امتہ الباسط

زوجہ ادریس احمد بشیر قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور25 تولے اندازاً -/9250 ڈالر(2) رہائشی مکان میں حصہ جو بینک قرض سے لیا گیا ہے اداشدہ رقم -/15000 ڈالر ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$800 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط۔ گواہ شد نمبر1 ادریس احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر2 سلمان ماجد

مسل نمبر91865 میں کامران ظفراللہ

ولد محمد ظفراللہ قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) رہائشی مکان میں 1/2 حصہ (2) مکان میں 1/2 حصہ جائیداد بالا بینک قرض سے لی گئی ہے(3) کار مالیتی -/7000 ڈالر اداشدہ رقم -/800 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1900 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کامران ظفراللہ۔ گواہ شد نمبر1 انیس مجید۔ گواہ شد نمبر2 اشفاق احمد

مسل نمبر91866 میں عاصم زبیر

ولد محمد زبیر قوم...... پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-07-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$700 ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عاصم زبیر۔ گواہ شد نمبر1 شریف احمد۔ گواہ شد نمبر2 نعیم احمد بٹ

مسل نمبر91867 میں حامد محمود باجوہ

ولد محمود احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1800 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حامد محمود باجوہ۔ گواہ شد نمبر1 نعیم احمد خان۔ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد

مسل نمبر91868 میں انس احمد خان

ولد محمد اسحاق خان قوم...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-07-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد طیب۔ گواہ شد نمبر1 عطاء المجید ظفر گواہ شد نمبر2 محمد افضل بٹ

مسل نمبر91869 میں

Khamis Oluwakemi

ولد Abdus Salam قوم...... پیشہ طالب علم عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$800 ماہوار بصورت سکالرشپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Khamis Oluwakemi گواہ شد نمبر1 طارق غالب۔ گواہ شد نمبر2 شہزاد احمد

مسل نمبر91870 میں فرح یاسمین

زوجہ محمد انور قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 23.5 تولے مالیتی -/C$9000 (2) حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرح ریاض۔ گواہ شد نمبر1 محمد ریاض۔ گواہ شد نمبر2 محمد انور

مسل نمبر91871 میں

Sarah Aidoo Eduam

زوجہ Latif A.Eduam قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر44 سال

بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/20 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarah Aidoo Eduam گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91872 میں

Alhaji Adam Amoah

ولد Lateef K.Amoah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhaji Adam Amoah گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91873 میں Salamat Osei

زوجہ Saeed Effah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 1/ا ایکڑ Citrus (2) حق مہر -/100 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Salamat Osei گواہ شد نمبر 1 Saeed Effah گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 91874 میں Ishmael Atta

ولد Kobina Ofori قوم ...... پیشہ ریٹائرڈ عمر 80 سال بیعت 1972ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Atta گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91875 میں

Saeed Kofi Daatwe

ولد Kofi Adam قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 47 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی پلاٹ مالیتی -/750 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saeed Kofi Daatwe گواہ شد نمبر 1 Dawood Adams گواہ شد نمبر 2 Nasir Ahmad Anderson

مسل نمبر 91876 میں

Nasir Ahmed Anderson

ولد Ahmed Saeed Anderson(Late) قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nasir Ahmed Anserson گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Acquah گواہ شد نمبر 2 Ahmed Saeed Anderson

مسل نمبر 91877 میں

Mohammad Nyarko Anderson

ولد Abdullah Bin Saeed قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Nyarko گواہ شد نمبر 1 Nasir Ahmed Anderson گواہ شد نمبر 2 Ahmed Saeed Anderson

مسل نمبر 91878 میں Mohammed Afful

ولد Abdullah Kwame Andoh قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Afful گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91879 میں

Ishamael Kwesi Appiah

ولد Ibrahim K.Essah قوم ...... پیشہ کارپینٹر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/5000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت کارپینٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael K.Appiah گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91880 میں

Alhaji Abdul Hakeem Amissah

ولد Yaqub Amissah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/150 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhaji Abdul Hakeem Amissah گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 91881 میں Ibrahim Darley

ولد E.K.Darley قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 2002ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Darley گواہ شد نمبر 1 Abubakar Gyimah گواہ شد نمبر 2 Hasir Ahmed Ibrahim

مسل نمبر 91882 میں

Jammal Buabeng

ولد Alhassan Kwaku قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 2/ا ایکڑ Oil Palm+ Cocoa Farm مالیتی -/4000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jammal Baubeng گواہ شد نمبر 1 Iddris Peprah گواہ شد نمبر 2 Hakeem Koranchie

مسل نمبر 91883 میں Mahdi Antwi

ولد Kobena Nkrumah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/10000 غانین کرنسی (2) 18/ا ایکڑ زرعی زمین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahdi Antwi گواہ شد نمبر 1 Kwaku Antwi گواہ شد نمبر 2 Yaw Antwi

مسل نمبر 91884 میں Omar Kofi

ولد Ahmad Afuakwah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/3000 غانین کرنسی (2) ساڑھے چار ایکڑ زرعی زمین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Omar Kofi گواہ شد نمبر 1 Nayyar Buadu گواہ شد نمبر 2 Ishaque Appaih

مسل نمبر 91885 میں

Musah Kwabena Amoah

ولد Yaqub Kwame Amoah قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/6000 غانین کرنسی (2) 1 عدد گاڑی Pick Up مالیتی -/1200 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Musah K.Amoah گواہ شد نمبر 1 Bashir Ahmed گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 26 نومبر 2008ء کو مکرم انوار احمد ثمر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد الیاس منور صاحب اور مکرمہ آمنہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری طارق حیات کاہلوں صاحب کینیڈا کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیس ہزار کینیڈین ڈالرزحق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ 28 نومبر 2008ء کو مغل بینکوئٹ ہال فیکٹری ایریا میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور 29 نومبر کو اسی ہال میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا ان دونوں مواقع پر مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

داخلہ پریپ کلاس

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ مورخہ 14 اور 15 فروری 2009ء کو ہو گا۔ داخلہ فارم boys آفس سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم گرلز سکول کے کلرک آفس میں مورخہ 11 تا 22 جنوری 2009ء جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مورخہ 22 جنوری کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔

پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء وطالبات کی عمر 31 مارچ 2009ء تک ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری اور زبانی امتحان درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

قاعدہ+ تحریری امتحان۔ 14 فروری صبح 8-00 بجے

زبانی امتحان (فرسٹ گروپ 15 فروری 8-00 بجے

زبانی امتحان (سیکنڈ گروپ) 15 فروری 12:30 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 13

انگلش: انگریزی حروف تہجی AatoZz

اردو: اردو حرف تہجی الف تا ے

حساب: گنتی 1 تا 20

(پرنسپل گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نمایاں اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امسال گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات نے ضلع اور تحصیل کی سطح پر ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات میں شرکت کی اور درج ذیل طالبات نے پوزیشنز حاصل کی۔

ضلعی سطح پر ہونے والے مقابلہ جات کے نتائج

پنجابی ٹاکرہ۔ ندرت سحر۔ سوم

بیت بازی۔ سجیلہ کنول۔ دوم

تحصیل لیول پر ہونے والے مقابلہ جات

انگریزی تقریر۔ مائدہ سعید۔ دوم

اردو تقریر۔ یمنیٰ سعید۔ دوم

اردو مضمون نویسی انیلہ ارشد۔ اول

انگلش مضمون نویسی۔ لائبہ گردیزی۔ اول

تحصیل لیول پر پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے نقد انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ادارہ ہذا کو یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اساتذہ اور طالبات کو مزید محنت کی توفیق بخشے اور یہ کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

(ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مقصود احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب آف کرونڈی ضلع خیر پور مورخہ 24 نومبر 2008ء کو فیصل آباد میں اپنی بیٹی مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب کے گھر بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 25 نومبر 2008ء کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم بابا بھاگ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ موصوفہ جماعتی غیرت رکھنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور صدقہ کرنے والی تھیں سوگواران میں ایک بیٹا خاکسار اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ بفضل اللہ تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

پرنس کریم آغا خان

فرقہ اسماعیلیہ کے انچاسویں امام ہز ہائی نس پرنس کریم آغا خان کی تاریخ پیدائش 13 دسمبر 1936ء ہے آپ سر سلطان محمد شاہ آغا خاں سوئم کے سب سے بڑے صاحبزادے پرنس علی خاں کے فرزند ہیں۔ 13 جولائی 1957ء کو اسماعیلی فرقے کے انچاسویں امام چنے گئے۔

پرنس کریم آغا خان کی جانشینی پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے حسب ذیل تہنیتی تار دیا۔

''جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی جماعت اسماعیلیہ کے انچاسویں امام مقرر ہونے اور آغا خاں چہارم کے خطاب سے سرفراز ہونے کی تقریب پر دلی مبارکباد قبول کیجئے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے قادر و قیوم آپ کی راہنمائی فرمائے۔ (الفضل 19 جولائی 1957ء)

پرنس نے ابتدائی تعلیم گھر پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر مصطفیٰ کامل سے حاصل کی۔ اس کے بعد سوئٹزرلینڈ کے سکول میں داخل ہو گئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ انگلستان میں قیام کیا۔ پھر 1954ء میں ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) میں داخلہ لے لیا۔ وہاں زیر تعلیم تھے کہ آغا خان سوئم کی رحلت پر اسماعیلی فرقے کی امامت کا بار ان کے کندھوں پر آ پڑا۔ آپ نے عملاً ثابت کر دکھایا کہ آپ اس منصب جلیلہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے اور نبھانے کے پوری طرح اہل ہیں۔

آپ انگریزی، فرانسیسی، اردو، فارسی، اطالوی اور ہسپانوی زبانوں میں خاصی استعداد رکھتے ہیں۔ آپ کو مشرق وسطیٰ کی تاریخ سے خاص شغف ہے۔ فٹ بال، ٹینس، کشتی رانی اور اسکیٹنگ آپ کے پسندیدہ کھیل ہیں۔ آغا خان سوئم مرحوم شروع ہی سے آپ کو منصب امامت پر فائز کرنے کے متمنی تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی دینی تربیت پر خاص توجہ کی اور ان میں اسماعیلی فرقے اور عام مسلمانوں کے دینی مسائل سے دلچسپی لینے کا جذبہ پیدا کر دیا۔

منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد آپ کی گدی نشینی کی پہلی رسم 13 جولائی 1957ء کو جنیوا میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد یہ رسومات دارالسلام، نیروبی، کمپالا، کراچی، ڈھاکہ، بمبئی، کانگو اور مڈغاسکر وغیرہ میں ادا کی گئیں۔ ان تمام رسومات میں آپ کو امامت کی مہر دار انگوٹھی، تلوار اور جبہ پیش کیا گیا۔

شہزادہ کریم آغا خان اصلاحی اور فلاحی کاموں میں بھر پور دلچسپی لیتے ہیں آپ ہی کی ہدایت پر آغا خان فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے زیر نگرانی دنیا بھر میں مدارس، ہسپتال اور تحقیقاتی ادارے وغیرہ قائم کئے گئے ہیں۔ مختلف ممالک میں سماجی اور معاشی ترقی کے لئے انڈسٹریل پروموشن سروسز (I.P.S) شروع کی گئی جس کی خدمات نہ صرف اسماعیلی صنعتکاروں اور تاجروں کے لئے بلکہ ان ممالک کے لئے بھی نمایاں ہیں جہاں اسماعیلی برادری بڑی تعداد میں آباد ہے۔ کراچی میں آغا خان ہیلتھ سروسز نے ایک عظیم الشان ہسپتال اور میڈیکل یونیورسٹی قائم کی ہے جو ملک میں اپنی طرز کی واحد یونیورسٹی ہے اور فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی فن تعمیر کی ترویج کے لئے آپ نے 1980ء سے ہر تیسرے سال نوبیل انعام کی طرز پر ایسی عمارات کو جو کسی بھی اسلامی ملک میں تعمیر ہوئی ہوں اور اسلامی فن تعمیر کی عکاسی کرتی ہوں، انعامات دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پیرس میں ایک فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہے۔

28/اکتوبر 1969ء کو پرنس کریم آغا خان نے لیڈی سارہ کرسچین کو مشرف بہ اسلام کر کے ان سے شادی کی جن کا اسلامی نام سلیمہ رکھا گیا۔ 8 ستمبر 1970ء کو آپ کے ہاں شہزادی زہرا، 12/اکتوبر 71ء کو شہزادہ رحیم اور 10/اپریل 1974ء کو شہزادہ حسین کی ولادت ہوئی۔

پرنس کریم آغا خان کو مختلف ممالک نے مختلف خطابات اور اعزازات سے بھی نوازا ہے۔ جن میں حکومت برطانیہ کی جانب سے ہز ہائی نس کا خطاب اور حکومت پاکستان کی جانب سے نشان امتیاز کا اعزاز بھی شامل ہے۔ 1986ء میں آپ کی گولڈن جوبلی پوری دنیا کے طول وعرض میں منائی گئی۔

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدر آباد سندھ کا بائی پاس آپریشن مورخہ 29 نومبر 2008ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ لیکن ابھی بھی موصوف کو کھانسی اور سانس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی میں روزنامہ الفضل کے مستقل مندوب ہیں۔ احباب جماعت ان سے نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ سالانہ چندہ =/1800 روپے ششماہی =/900 روپے سہ ماہی =/450 روپے اور خطبہ نمبر =/400 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(بقیہ صفحہ 2)

میں جماعت احمدیہ دہلی کے علاوہ، کانپور، ہتھلانہ (ہریانہ)، بانڈی پورہ، چک ایمر چھ (جموں وکشمیر)، کیرنگ، بھونشور، سورو، ہوشیارپور (پنجاب) اور بھاگلپور (بہار) سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ چالیس فیملیز کے 220 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تیس سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح لاہور (پاکستان) اور بنگلہ دیش سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ سد بھاؤنا کمیٹی ہوشیارپور کے صدر انور راگ سود صاحب نے بھی اپنے وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور کے گزشتہ دورہ ہوشیارپور کے دوران موصوف نے ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں حضور انور نے شرکت فرمائی تھی اور خطاب فرمایا تھا۔

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہادی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

خبریں

جماعت الدعوۃ پر پابندی، دفاتر سیل اکاؤنٹس منجمد

حکومت نے جماعت الدعوۃ پر فوری طور پر پابندی عائد کر دی ہے جس کے بعد لاہور میں جماعت الدعوۃ کے مرکزی دفتر کے علاوہ آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں کالعدم تنظیم کے دفاتر سیل کر دیئے گئے ہیں جبکہ کریک ڈاؤن کے دوران جماعت الدعوۃ کے اتحادی اور کارکنوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ تنظیم کے بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ حافظ سعید کو جوہر ٹاؤن لاہور میں 3 ماہ کیلئے ان کے گھر پر نظر بند کر کے گھر سے باہر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔

بھارت ثبوت دے، کارروائی کرینگے

پاکستان کی اعلیٰ قیادت نے امریکہ پر ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ پاکستان کی کردار کشی سمیت شک کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ صدر زرداری امریکی نائب وزیر خارجہ کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی دہشت گردی کے واقعہ پر پاکستان بھارت سے مشترکہ تحقیقات میں تعاون کیلئے تیار ہے۔ اگر بھارت نے کوئی ثبوت پیش کئے تو پاکستان ممبئی حملوں میں ملوث عناصر کے خلاف ضرور کارروائی کرے گا۔

بے نظیر بھٹو کیلئے انسانی حقوق کا عالمی ایوارڈ

اقوام متحدہ میں جنرل اسمبلی اجلاس کے دوران ایک تقریب میں محترمہ بے نظیر بھٹو کو بعد از مرگ انسانی حقوق کا عالمی ایوارڈ دیا گیا جوان کے بیٹے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے وصول کیا۔ ایوارڈ وصول کرنے کے بعد پریس کانفرنس میں بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ مجھے یہ ایوارڈ وصول کرنے پر بہت خوشی ہوئی ہے لیکن زیادہ خوشی اس وقت ہوتی جب میری والدہ خود یہ ایوارڈ وصول کرتیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13-دسمبر

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

LEARN LANGUAGE German
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:6212868 Res:6212867 Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مچھر و مکھی مارنے کیلئے اور پھل دار پودوں کا سپرے داؤد اینڈ کمپنی سے کروائیں۔ نیز دیمک کا کام تسلی بخش سے کیا جاتا ہے۔ فون: 0346-2950539

زرقون کریم جلدی امراض کا شافی علاج
زرقون یونانی فارما ظفروال ضلع نارووال
اسٹاکسٹ حضرات رابطہ کریں: 0333-4845464

IMMIGRATION
Family Immigration
AUSTRALIA, CANADA
NZLAND, DENMARK .UK
Teachers, IT & Telecom
Engineer, Trade, Accounts
Person Required
Qualified People only
Study in Sweden
Capital Consultan
Tahir Mansoor khan
03005015677,0512536655
03336716866,0476211588
H#5/6 Darul-Sadar Shumali Anwar
www.capital-consultant.com

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
طالب دعا: عامر سجاد
042-5715591
0300-8560433

کیوریٹو ہومیو میڈیکل باکس
روزمرہ گھریلو ضرورت کی ادویات
سیل پوائنٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو گولبازار پر دستیاب ہے
قیمت -/400 روپے
رعائتی قیمت -/350 روپے
Tel: 0476213156,6214576, Fax: 047-6212299

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

خوشخبری احباب جماعت کے لئے
4 فٹ ڈش بمعہ ڈیجیٹل ریسیور تمام مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں یہ آفر محدود مدت تک ہے۔ نیز UPS ایک سال کی وارنٹی کے ساتھ بارعایت خرید فرمائیں۔
طالب دعا: شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور
0300-9419235-042-7351722

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
جرمن ایمبیسی میں رجسٹرڈ شدہ
100% نتائج کی ضمانت
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سیٹی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیرالدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

تقریبات آپ کی...... معیار ہمارا
پرسکون ماحول
فل ائر کنڈیشنڈ
وسیع پارکنگ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
بکنگ جاری ہے
الرفیع بینکوئٹ ہال
رابطہ رشید برادرز گولبازار ربوہ
047-6215155-6211584

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1200 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
YI ٹریڈ مارک
طالب دعا: محمد رزاق، محمد یعقوب، محمد الیاس
دکان 142 سیکٹر آئی الیون فور ہول سیل ویجیٹیبل مارکیٹ۔ اسلام آباد
Shop:4441379, Off:4438142-3 Res:4842723
رزاق: 0300-9724010 الیاس: 0300-5282738

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری وپراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

MBBS & Engineering in China
"Southeast University"
One of the Top 30 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
Eligibilities: F.Sc. Or A-Level.
Features:
- English medium of instruction.
- No TOEFL & No ILETS.
- No visa fee & Showing of Bank statement for China.
- Very appropriate annual tuition fee with installments in 2nd year.
- Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
MR. Farrukh Luqman; Cell: 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Tel:- 042-5177124 / 5162310
Email:farrukh@educationconcern.com

FD-10